بسم اللہ الرحمن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
ٹیلیفون نمبر ۹۴
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم جمعہ
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۱۲ ظہور ۱۳۴۵ ہش ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ ۱۲ اگست ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۸۶

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۱۱ اگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

○ ربوہ ۱۱ اگست۔ حضرت ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ رات نیند بھی آ گئی۔ آج صبح بھی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

○ ربوہ — ۱۰ اگست کو بعد نماز ظہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مکرم و محترم چوہدری غلام احمد صاحب ۱۰۱ ڈی۔ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور کے صاحبزادہ کیپٹن ڈاکٹر خالد سعید احمد صاحب کا نکاح زخشیدہ چوہدری بنت بریگیڈیر چوہدری ناصر احمد صاحب کے ساتھ دس ہزار روپیہ حق مہر پر اور آپ کی صاحبزادی عطیہ چوہدری کا نکاح ڈاکٹر مظفر محمود ولد خان صاحب قاضی محمد اکرم صاحب پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا اور حضور نے فرمایا کہ طرفین مخلص خاندان کے افراد ہیں اور ان سے میرے ذاتی تعلقات بھی ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان دونوں رشتوں کو بابرکت بنائے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان رشتوں کو جملہ متعلقہ خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین اللّٰھم آمین خاکسار محمد صادق سماٹری

○ بروز جمعۃ المبارک بتاریخ ۲۲ جولائی ۱۹۶۶ء برادرم عبد القیوم شاد ولد محترم میاں عبد العزیز صاحب ٹھیکیدار صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام مقیم کراچی کا نکاح عزیزہ خالدہ یسدین بنت محترم مولوی محمد اشرف صاحب ساکن بھیرہ سے بعوض تین ہزار روپیہ حق مہر محترم سید داؤد احمد صاحب قائمقام امیر مقامی نے بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ عبد الرشید ارشد تربیتی مبلغ

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا بے نیاز ہے اسے صادق مومن کے سوا اور کسی کی پرواہ نہیں ہوتی

نیکی وہی ہے جو خدا کی گرفت آنے سے قبل کی جائے۔ بعد از وقت دعا قبول نہیں ہوتی

"خدا بے نیاز ہے اسے صادق مومن کے سوا اور کسی کی پرواہ نہیں ہوتی۔ اور بعد از وقت دعا قبول نہیں ہوتی ہے جب خدا تعالےٰ نے مہلت دی ہے اُس وقت اسے راضی کرنا چاہیئے لیکن جب اپنی سیہ کاریوں اور گناہوں سے اسے ناراض کر لیا اور اس کا غضب اور غصہ بھڑک اٹھا اُس وقت عذاب الٰہی کو دیکھ کر توبہ اور استغفار شروع کی اس سے کیا فائدہ ہوگا جب سزا کا فتوےٰ لگ چکا۔

یہ ایسی بات ہے کہ جیسے کوئی شہزادہ بھیس بدل کر نکلے اور کسی دولتمند کے گھر جا کر روٹی یا کپڑا یا پانی مانگے اور وہ باوجود مقدرت ہونے کے اس سے تمسخر کریں اور دھکے مار کر نکال دیں اور وہ اسی طرح سارے گھر پھرے لیکن ایک گھر والا اپنی چارپائی دے کر بٹھائے اور پانی کی بجائے شربت اور خشک روٹی کی بجائے پلاؤ دے اور پھٹے ہوئے کپڑوں کی بجائے اپنی خاص پوشاک اس کو دے تو اب تم سمجھ سکتے ہو کہ وہ چونکہ دراصل تو بادشاہ تھا اب ان لوگوں سے کیا سلوک کرے گا۔ صاف ظاہر ہے کہ ان کمبختوں کو جنہوں نے باوجود مقدرت ہونے کے اس کو دھتکار دیا اور اس سے بدسلوکی کی سخت سزا دے گا اور اس غریب کو جس نے اس کے ساتھ اپنی ہمت اور طاقت سے بڑھ کر سلوک کیا وہ دے گا جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتا۔ اسی طرح حدیث میں آیا ہے کہ خدا کہے گا میں بھوکا تھا مجھے کھانا نہ دیا۔ میں ننگا تھا مجھے کپڑا نہ دیا۔ میں پیاسا تھا مگر مجھے پانی نہ دیا۔ وہ کہیں گے کہ یا رب العالمین کب؟ وہ فرمائیگا فلاں جو میرا حاجتمند بندہ تھا اس کو دینا ایسا ہی تھا جیسا مجھ کو۔ اور ایسا ہی ایک شخص کو کہے گا کہ تُو نے روٹی دی کپڑا دیا۔ وہ کہیگا کہ تُو رب العالمین ہے تو کب گیا تھا کہ میں نے دیا تو پھر اللہ تعالےٰ فرمائیگا کہ فلاں بندہ کو دیا تھا۔ غرض نیکی وہی ہے جو قبل از وقت ہے۔ اگر بعد میں کچھ کرے تو کچھ فائدہ نہیں۔ خدا وہ نیکی قبول نہیں کرتا جو صرف فطرت کے جوش سے ہو کشتی ڈوبتی ہو تو سب رو دیتے ہیں مگر وہ رونا اور چلّانا چونکہ تقاضۂ فطرت کا نتیجہ ہے اس لئے اس وقت سود مند نہیں ہو سکتا اور وہ اس وقت مفید ہے جو اس سے پہلے ہوتا ہے جبکہ امن کی حالت ہو۔" (الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۲ء)

علمی تقاریر کا پانچواں اجلاس

مورخہ ۱۲ اگست۔ بروز جمعہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی زیر نگرانی علمی تقاریر کا پانچواں اجلاس منعقد ہو رہا ہے اس میں علی الترتیب مندرجہ ذیل علمائے سلسلہ و احباب کی تقاریر ہونگی۔

(۱) مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل
(۲) مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر
(۳) مکرم مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی
(۴) مکرم میجر عارف زمان صاحب
(۵) مکرم مولوی نور الدین صاحب منیر ایم۔ اے

اس اجلاس میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشادات سے استفادہ کا بھی موقعہ ہوگا انشاء اللہ احباب بکثرت شمولیت فرمائیں۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ اگست ۱۹۶۶ء

القاء، الہام اور انوار الٰہیہ

قسط نمبر ۲

گزشتہ اداریہ میں ہم نے ہفت روزہ متذکرہ کے اسی مضمون کے حوالہ سے بتایا ہے کہ مدیر محترم یہ ثابت کرنے کے لئے کہ آج بھی ایسے علماء موجود ہیں جنہیں الہام ہوتا ہے فرماتے ہیں

"مرزا غلام احمد (علیہ السلام۔ ناقل) نے جو الجھا ہوا ذہن اپنایا ہے اس کے مغالطوں سے امت کو بچانے کے لئے علماء، القاء، الہام، انوار الٰہیہ اور اس قسم کے دوسرے الفاظ استعمال کرنے میں محتاط ہو گئے ہیں۔"

یہ عجیب قسم کا استدلال صرف وہی لوگ کر سکتے ہیں۔ جن کے نزدیک تحقیقِ حق نہیں ہوتی بلکہ محض مغالطہ انگیزی ہوتی ہے۔ اب ان صاحب سے کوئی پوچھے کہ اگر کوئی شخص کھوٹا سونا پیش کرتا ہو تو کیا وہ لوگ جن کے پاس کھرا سونا ہے۔ اس کو چھپا لیں گے یا وہ اس کو پیش کرکے دوسروں کو سمجھائیں گے۔ کہ کھرا سونا تو یہ ہے فلاں شخص جو سونا پیش کرتا ہے وہ کھرا نہیں ہے۔ محض یہ کہہ دینا کہ اس کا سونا کھرا نہیں ہے اور وہ دھاندلی سے اس کو کھرا سونا بتا رہا ہے۔ کیا آپ اس قسم کے ناواجب اور مبرا از اخلاق الفاظ استعمال کرکے اس کو غلط ثابت کر سکیں گے؟ ع

پیش کر غافل عمل کوئی اگر دفتر میں ہے

صحیح طریقہ تو یہی ہوتا ہے کہ کھرے کو کھوٹے کے مقابل رکھ دیا جائے نہ یہ کہ کھرے کو چھپا لیا جائے اور نعرہ بازی شروع کر دی جائے کہ دوسرے کا سونا کھوٹا ہے۔ اس طرح تو کوئی بھی نہیں مان سکتا۔

یہی وجہ ہے کہ آج جماعت احمدیہ تو واقعی ایک فعال جماعت بن گئی ہوئی ہے۔ مگر جو لوگ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکالمہ و مخاطبہ کے قائل نہیں ہیں۔ نہ صرف بقول مدیر محترم الٰہی راہ نمائی کو جو انہیں ملتی ہے اس کو چھپاتے ہیں بلکہ وہ کوئی کام بھی نہیں کر سکے۔ چنانچہ اسی ہفت روزہ کا اداریہ ملاحظہ ہو جو ہم نے الفضل مورخہ ۹؍۸؍۶۶ کے پرچہ میں لفظ بلفظ نقل کیا ہے۔ اس اداریے کو پڑھیے۔ اور ان علماء کا جو الہام والقا اور انوار الٰہیہ اور اس قسم کے الفاظ استعمال کرنے میں محض اس لئے محتاط ہو گئے ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بقول اداریہ نویس نعوذ باللہ جو الجھا ہوا ذہن اپنایا ہے۔ اس کے مغالطوں سے امت کو بچایا جائے کارنامہ ملاحظہ کیجئے۔ جو اس اداریہ میں واضح کیا گیا ہے یعنی تمام امت مسلمہ مغربیت کے دام تزویر میں گرفتار ہو گئی ہے۔ اور یہ تمام لوگ بے بس ہیں اور سوائے دہائی دینے کے اور کچھ نہیں کر سکتے۔

ہم عرض کرتے ہیں کہ یہ وقت الہام القاء اور انوار الٰہیہ کو چھپانے کا ہے یا ان کو کھول کر دنیا کے سامنے پیش کرنے کا؟ اگر مدیر محترم ایسے علماء میں سے ہیں جو القاء الہام اور انوار الٰہیہ سے راہ نمائی پا کر کارِ اصلاح کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ تو ان کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے یہ ہتھیار یعنی القاء۔ الہام اور انوار الٰہیہ کے ذریعہ جو انہیں اصلاح کے لئے الٰہی راہ نمائی حاصل ہے اس کو کام میں لائیں اور ہمیں بھی بتائیں اللہ تعالیٰ نے ان کو کیا راہ نمائی کارِ اصلاح کے لئے دی ہے۔ آئیے ع

ایں گوئے و ایں میدان

بندۂ خدا ایسی مبہم باتوں سے تو کوئی فائدہ نہیں حاصل ہو سکتا کہ یہ تو اعلان کیا جائے کہ ہمیں بھی کارِ اصلاح کے لئے القاء، الہام اور انوار الٰہیہ کے ذریعہ راہ نمائی کی ہے۔ مگر ہم اس ... سے الفاظ استعمال کرنے میں اس لئے محتاط ہو گئے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے نعوذ باللہ جو الجھا ہوا ذہن اپنایا ہے۔ اس لئے امت کو بچایا جائے

اپنے اداریہ میں جو آپ نے اپنی رنگ یعنی اپنے ہم عقیدہ لوگوں کا جن کو احمدیت

سے نفرت دلانے کے لئے آپ ہر وقت اشتعال انگیز تحریریں شائع کرتے رہتے ہیں۔ نقشہ کھینچا ہے۔ باوجود ہزاروں ہزار اہل علم حضرات ہر اسلامی ملک میں موجود ہونے کے مسلمانوں کی یہ حالت ہوتی چلی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ آپ بالکل اس سیلاب کفر و الحاد کے سامنے بے بس ہو کر رہ گئے ہیں۔ اور صرف شور و غوغا مچا رہے ہیں کہ شیر آیا شیر آیا دوڑنا۔ مزہ تو جب تھا کہ جو لوگ کارِ اصلاح میں آپ کے قول کے مطابق اللہ تعالیٰ سے راہ نمائی حاصل کر رہے ہیں۔ وہ اس سیلاب کے آگے بند باندھنے میں کوئی کارنامہ دکھلاتے۔ صرف شور مچانے سے کیا ہو سکتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس سیلاب کی نشاندہی آج سے تقریباً اسّی سال پہلے کی تھی جیسا کہ ہم نے آپ کی تصنیف منیف "فتح اسلام" کے حوالوں سے گزشتہ اداریوں میں اشارے کئے ہیں۔ لیکن آپ نے صرف شور نہیں مچایا بلکہ آپ اس سیلاب کے آگے بند باندھنے کے لئے اسی وقت کھڑے ہو گئے اور آج وہ بیج جو آپ نے بویا تھا اُگ کر بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ اور اب ایک درخت بن چکا ہے۔ جس کے پھول اور پھل ہم کھا رہے ہیں۔ اور یہ درخت روز بروز پھیلتا ہی چلا جاتا ہے۔ لیکن آپ چاہتے ہیں کہ اس درخت کو نعوذ باللہ جڑوں سے اکھاڑ دیں۔ بڑے بڑے پہلوان اکھاڑ پچھاڑ کے ماہرین سالوں سال متواتر یہ کوشش کرتے رہے ہیں۔ لیکن یہ درخت پھلتا ہی چلا جاتا ہے اور آپ کچھ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ یہ وہی شجرۂ طیبہ ہے کہ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اصلها ثابتٌ وفرعها فی السماء۔ توتی اکلها کلّ حینٍ باذن ربها (سورۃ ابراہیم ۲۵)

سیدنا مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"دنیا کے لوگ جو تاریک خیال اور اپنے پرانے تصورات پر جمے ہوئے ہیں وہ اس کو قبول نہیں کریں گے۔ مگر عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے جو ان کی غلطی ان پر ظاہر کر دے گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ یہ انسان کی بات نہیں خدا تعالیٰ کا الہام اور رب جلیل کا کلام ہے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ان حملوں کے دن نزدیک ہیں۔ مگر یہ حملے تیغ و تبر سے نہیں ہوں گے اور تلواروں اور بندوقوں کی حاجت نہیں پڑے گی۔ بلکہ روحانی اسلحہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی مدد اترے گی۔ اور یہودیوں سے سخت لڑائی ہوگی۔ وہ کون ہیں؟ اس زمانہ کے ظاہر پرست لوگ جنہوں نے بالاتفاق یہودیوں کے قدم پر قدم رکھا ہے۔ ان سب کو آسمانی سیف اللہ دو ٹکڑے کرے گی اور یہودیت کی خصلت مٹا دی جائے گی۔ اور ہر ایک حق پوش دجال دنیا پرست یک چشم جو دین کی آنکھ نہیں رکھتا حجتِ قاطعہ کی تلوار سے قتل کیا جائے گا۔ اور سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آ چکا ہے۔ اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں۔ اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں۔ اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کر لیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے۔" (فتح اسلام ۱۲ تا ۱۷)

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:-

"خدمتِ دین کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ احباب اپنا فالتو روپیہ بنکوں میں رکھنے کی بجائے خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بطور امانت جمع کریں۔"

(افسر خزانہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

کا

ایک غیر مطبوعہ مکتوب

ذیل میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ایک غیر مطبوعہ مکتوب گرامی درج کیا جاتا ہے جو کہ حضور رضؓ نے ۱۹۲۴ء میں اپنے پہلے سفر یورپ کے دوران حضرت امّ المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے نام ارسال فرمایا تھا اس میں حضورؓ نے بحری سفر کے ان حالات کا ذکر فرمایا ہے جو سمندر میں تلاطم کی وجہ سے حضور کو اور حضور کے رفقاء کو پیش آئے۔

یہ خط ہمیں حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدّ ظلہا العالی نے عطا فرمایا ہے جس کے لئے ہم آپ کے شکر گزار ہیں۔

مکرمہ و معظمہ جناب والدہ صاحبہ زادہا اللہ مجدہا

السلام علیکم - ابھی ہم جہاز میں ہیں اور اللہ تعالےٰ سے امید کرتے ہیں کہ کل صبح عدن پہنچ جائیں گے - آج ساتواں دن ہے کہ ہم سمندر میں چلے جا رہے ہیں۔ اوّل تو بمبئی ایسے وقت میں پہنچے کہ کھانے پینے کا سامان لینے کا بھی موقع نہ ملا۔ پھر جہاز میں سوار ہوئے تو بمبئی سے نکلتے ہی تیز ہوا شروع ہو گئی اور جہاز ڈانواں ڈول ہونے لگا۔ ابھی ہم بمبئی سے دس میل نہ نکلے ہوں گے کہ شرابیوں کی طرح سب کے قدم لڑکھڑانے لگے۔ ایک ایک کر کے سب کو متلی شروع ہوئی اور اوندھے مُنہ گرنے لگے۔ ڈاکٹر صاحب کو طوفان نے کرسی پر سے گرا دیا اور تمام مُنہ زخمی ہو گیا۔ آج تک ان کے مُنہ پر نشان ہے۔ میاں شریف احمد بھی لیٹ گئے اور سب کو قے آنی شروع ہوئی خدا کا فضل رہا مجھے قے نہیں آئی۔ بھائی جی اور چودھری فتح محمد صاحب اچھے رہے باقی سب بیمار ہو گئے۔ پانچ دن برابر یہی کیفیت رہی کہ کبھی سر اوپر اور کبھی لاتیں اوپر۔ کبھی اگلا سر جہاز کا آسمان کے ساتھ اور کبھی پچھلا۔ بس یہ سمجھ لیں کہ ایک اونچے درخت سے پینگ ڈال کر ایک شخص کو اس پر باندھ دیا جائے اور پچاس ساٹھ آدمی کھڑے ہو کر رات اور دن باری باری اس کو ہلائیں اور ایک منٹ کا سانس نہ لینے دیں اور پانچ دن اسی طرح کرتے رہیں۔

جو اچھے تھے ان کے مونہوں پر بھی ہوائیاں اُڑی ہوئی تھیں۔ سب صحن میں پڑے تھے کمروں میں جانے کی کسی کو ہمت نہ تھی بعض رونے تھے کہ جن لوگوں نے آنے کا مشورہ دیا تھا وہ ضرور بدنیت تھے اور سمندر میں ہمیں مارنے کا ارادہ تھا۔ ادھر کھانا انگریزی جس کا سر نہ پیر اکثر جھٹکا اور سؤر۔ یا سڑی ہوئی ڈبوں کی مچھلی۔ ورنہ خالی اُبلے ہوئے آلو اور تھرڈ کلاس والوں کے لئے چونکہ بمبئی سے چیزیں لینے کا موقع نہیں ملا تھا وہ بیچارے فاقہ زدہ اول تو دو دو دن تک مُنہ میں دانا ڈالنے کی خواہش نہ ہوا اور جب ہو تو ملتا کچھ نہیں۔ رحم دین بیچارہ تو وہ صاحب فراش۔ چہرہ سے اس کے یوں معلوم ہوتا تھا کہ سامنے پھانسی لٹک رہی ہے اور اس کو دیکھ کر اس کی رُوح کانپ رہی ہے۔ نواب صاحب کے کام نے اس پر پندرہ سال میں وہ اثر نہ کیا تھا جو ان پانچ دنوں نے کیا۔ چہرہ مارے جھریوں کے پہچانا نہیں جاتا۔ اس کی اپنی بیوی دیکھے تو نہ پہچانے۔ جب ذرا آرام ہوا تو بھی یہ حال کہ جب مَیں ذرا باہر لوگوں کے پاس جاؤں اور سب ساتھی اکٹھے ہوں تو ایک عجیب دردناک منظر سامنے آ جاتا تھا۔ گھٹنوں کے بل رینگتے ہوئے چاروں طرف سے ساتھی دوڑتے تھے اُٹھ کر آنے کی بھی ہمتوں میں طاقت نہ تھی مگر الحمد للہ کہ اب آرام ہے۔

لوگ چلنے لگ گئے ہیں۔ میاں شریف احمد اچھے ہیں ان کی حالت اوسط درجہ کے تکلیف زدوں میں تھی۔ میری سب سے کم تکلیف پانے والوں میں کیونکہ مجھے کوئی قے نہیں آئی اور مَیں کچھ چلتا پھرتا بھی تھا۔ یعنی پیشاب پاخانہ خود جا کر کر سکتا تھا۔ ہاں جو تندرست رہے وہ سب سے اچھے رہے۔

اب مجھے بخار ہلکا سا رہنا شروع ہو گیا ہے۔ سر میں اور گلے میں درد ہے۔ دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ شفا عطا فرمائے اور خیر و عافیت سے کامیاب واپس لائے۔

خاکسار

مرزا محمود احمد

احمدی مستورات کی وصایا اور اُن کا مہر

محترمہ فرخ نسیم صاحبہ موصیہ ۱۲۶۰۲ سکنہ لاہور نے $\frac{9}{4}$ ۵۷ کو وصیت کی جس میں علاوہ ماہوار جیب خرچ اور زیورات کے پندرہ سَو روپیہ مہر واجب الادا بذمہ خاوند (سید بشارت احمد موصی ۱۲۰۸۰) درج تھا۔

سید صاحب موصوف نے اب $\frac{5}{6}$ ۶۶/۱۵ کو موصوفہ کے مہر کی ساری رقم ادا کر دی ہے اور موصوفہ نے بھی اس رقم کا حصہ وصیت مبلغ ڈیڑھ سَو روپیہ $\frac{6}{4}$ ۶۶ کو بذریعہ چیک خزانہ صدر انجمن احمدیہ داخل کرا دیا ہے۔ دونوں میاں بیوی کا یہ نمونہ قابلِ قدر اور لائق تقلید ہے۔ سید صاحب موصوف ایک فرض کی ادائیگی کے فرض سے سبکدوش ہو گئے اور ان کی اہلیہ صاحبہ کا یہ اقدام اس لئے قابلِ ستائش ہے کہ وہ اپنی وصیت کردہ جائیداد کے حصہ وصیت کی ادائیگی کر کے فارغ ہو گئیں۔

جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

ہماری جماعت میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے ایسے احباب اور ایسی خواتین کی کمی نہیں۔ جو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں اس مثال سے بھی بہت زیادہ اور شاندار قربانیاں کرنے والے ہیں لیکن مستورات کی بعض وصایا میں جب نظر اس فقرہ پر پڑتی ہے کہ "میرا اس قدر مہر واجب الادا بذمہ خاوند ہے۔" اور اس کے ساتھ ہی ان کے شوہر کی اقراری تحریر بھی موجود ہوتی ہے کہ "میں اپنی بیوی کے مہر کے حصہ وصیت ادا کرنے کا ذمہ دار ہوں۔" تو ایسی وصیتوں کو دیکھ کر دل میں یہ خیال آنے سے نہیں رہ سکتا کہ کاش یہ دونوں فقرے مستورات کی وصایا میں نہ ہوتے۔ لیکن ان دونوں فقروں کے مستورات کی ایسی وصایا سے حذف ہونے کی تو یہی صورت ہے کہ مستورات کی وصایا تحریر کرنے کے وقت تک ان کے مہر کُلاً یا جزًاً ادا کر چکے ہوں۔ پس ایسے فقروں کو مستورات کی وصایا سے حذف کرانا ہم احمدی مردوں کے جذبۂ ہمّت و حمیّت پر منحصر ہے۔ علاوہ ازیں بعض وصیتوں میں مستورات کی طرف سے یہ اقرار ہوتا ہے کہ مَیں نے اپنا مہر خاوند کو معاف کر دیا ہوا ہے اور اس کے نیچے خاوند کے دستخط بطور گواہ کے ہوتے ہیں۔ یہ صورتِ حال بھی مناسب معلوم نہیں ہوتی۔ آخر کیا وجہ ہے کہ ہم دوستوں اور دوکانداروں اور دوسرے قارضوں کے تو سارے قرضے چکا دیں لیکن بیوی کے مہر کی ادائیگی سے معافی لے کر گلو خلاصی کرائیں۔

یہ الگ اور شرعی مسئلہ ہے کہ مہر کیوں مقرر کیا جاتا ہے۔ اس کی اہمیت کیا ہے اور کن حالات میں قابلِ معافی ہوتا ہے؟ میرے مدِّ نظر یہ مسئلہ اس وقت صرف مستورات کی وصایا کے لحاظ سے ہے۔ اور بطور مشورہ کے ہے کیونکہ مستورات کی وصایا کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے مجلس مشاورت منعقدہ مارچ ۱۹۵۷ء میں اُن کے مہر کو بنیادی حیثیت قرار دیا ہے۔ اور اس بنیاد کا معافی کی کمزور اور کھوکھلی صورت میں مشتہر اور نمایاں ہونا پسندیدہ معلوم نہیں ہوتا۔

وما توفیقنا الّا باللہ

(خاکسار قاضی عبد الرحمٰن

سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

روحانی نہر

- الفضل دوسرے عام اخباروں کی طرح محض ایک روزانہ پرچہ نہیں بلکہ ایک روحانی نہر ہے جس سے احمدیت کی کھیتی سیراب ہو رہی ہے اور لوگ اس سے تسکین پا رہے ہیں۔
- آپ بھی اس سے اپنے ایمان کی کھیتی کو سیراب کرنے کا سامان کیجئے۔

(مینیجر)

ہمارا دستور العمل —— دس شرائط بیعت

(حضرت سیدہ اُمِّ متین صاحبہ مدظلہا العالی)

(۵)

نویں شرط

نویں شرط بیعت کے الفاظ یہ ہیں :۔

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

شرط چہارم میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ بنی نوع انسان کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچائے یہ منفی قسم کی نیکی ہے کہ انسان سے کسی کو شر نہ پہنچے۔ لیکن مثبت قسم کی نیکی یہ ہے کہ انسان دوسروں کو خیر پہنچائے اور ان سے ہمدردی محبت پیار محض اللہ تعالیٰ کی خاطر کرے یہ سمجھ کر کہ یہ بھی اسی طرح اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں جس طرح میں ہوں ان کا بھی خالق وہی میرا بھی خالق وہی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متقیوں کی تعریف یوں بیان فرمائی ہے

وممّا رزقنٰھم ینفقون

متقی وہ ہیں کہ جو نعمتیں ہم نے انہیں عطا فرمائی ہیں ان میں سے خرچ کرتے اور باقی مخلوقِ خدا کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ مال میں سے مال خرچ کرتے ہیں۔ علم میں سے علم خرچ کرتے ہیں اور جو صلاحیتیں اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا کی ہیں ان سے مخلوق کو فائدہ پہنچاتے رہتے ہیں۔ اپنے علم کے استعمال میں اپنے مال خرچ کرنے میں اپنے ہاتھ سے دوسروں کی خدمت کرنے میں بخل سے وہ کام نہیں لیتے یہی احمدیہ جماعت کے افراد کا شعار ہونا چاہیئے اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

دسویں شرط

دسویں شرط بیعت کی یہ ہے :۔

دھم یہ کہ اس عاجز سے عقدِ اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقتِ مرگ قائم رہے گا اور اس عقدِ اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں نہ پائی جاتی ہو۔ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی خاطر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق امام الزمان مانا ہے اور آپ کی بیعت کی ہے اس لئے آپ سے یا آپ کے خلفاء سے ہمارا تعلق باقی تمام دنیاوی تعلقات سے بالا ہونا چاہیئے اور کسی کام میں بھی ان کی نافرمانی نہیں کرنی چاہیئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب عورتوں سے بیعت لی تو ان میں ایک شرط یہ تھی

ولا یعصینک فی معروفٍ

کسی اچھے کام میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی۔ یہی الفاظ بیعت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء دہراتے رہے ہیں۔ "ہر نیک کام میں آپ کی فرمانبرداری کروں گی"۔ مگر سوچنے کا مقام ہے کیا اس عہد کو دہرانے کے بعد ہم اس پر پوری اتر رہی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے سارے دورِ خلافت میں بارہا عورتوں کو قرآن مجید پڑھنے اس کا ترجمہ سیکھنے اس کی تعلیم پر عمل کرنے اس کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے خدمتِ دین میں حصہ لینے کے متعلق نصائح فرمائیں۔ اس کے باوجود ہم میں ہزاروں کمزوریاں ہیں دین کا علم سیکھنے کی طرف پوری [illegible] توجہ نہیں۔ قومی کاموں میں حصہ لینے کی طرف توجہ نہیں اب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پھر جماعت کے مردوں عورتوں کو قرآن ناظرہ اور ترجمہ سیکھنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ میری بہنو آپ نے یہی عہد کیا تھا نا؟ کہ ہر نیک کام میں آپ کی پوری فرمانبرداری کریں گی۔ کیا قرآن پڑھنا پڑھانا اور اس پر عمل کرنا امر بالمعروف نہیں۔ اگر آپ اپنے عہدِ بیعت کو نباہنا چاہتی ہیں تو اس کا یہی واحد طریق ہے کہ ہر حکم جو حضرت خلیفۃ المسیح کی طرف سے آپ کو دیا جائے اس میں ان کی کامل فرمانبرداری کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اے میرے عزیزو! میرے پیارو!! میرے درختِ وجود کی سرسبز شاخو!!! جو خدا تعالیٰ کی رحمت سے جو تم پر ہے میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو اور اپنی زندگی اپنا آرام اپنا مال اس راہ میں فدا کر رہے ہو۔ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ میں جو کچھ کہوں تم اسے قبول کرنا اپنی سعادت سمجھو گے اور جہاں تک تمہاری طاقت ہے دریغ نہیں کرو گے لیکن میں اس خدمت کے لئے معین طور پر اپنی زبان سے تم پر کچھ فرض نہیں کر سکتا تا کہ تمہاری خدمتیں نہ میرے کہنے کی مجبوری سے بلکہ اپنی خوشی سے ہوں۔ میرا دوست کون ہے؟ اور میرا عزیز کون؟ وہی جو مجھے پہچانتا ہے..... اس زمانہ کا حصن حصین میں ہوں۔ جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں قزاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائیگا مگر جو شخص میری دیواروں سے دُور رہنا چاہتا ہے ہر طرف سے اسکو موت درپیش ہے۔"

(فتح اسلام صفحہ ۴۳ حاشیہ)

اس زمانہ کے حصن حصین میں داخلہ ان شرائط بیعت پر عمل کرنے اور خلافت سے وابستگی کے ساتھ ہی ہو سکتا ہے کیونکہ خلیفۂ وقت قدرتِ ثانیہ کا مظہر ہے اور قدرتِ ثانیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جانشین ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کے ہر فرد کو خلافت کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان شرائط بیعت پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے کہ یہی ہمارا دستور العمل ہیں اور انہی پر عمل کرنے سے ہم ترقی کی راہوں پر قدم مار سکتے ہیں۔

آمین اللّٰھم آمین

درتیری رحمتوں کا کھُلا چاہتے ہیں ہم

دُنیا میں ہر کسی کا بھلا چاہتے ہیں ہم
ہر گام پر خدا ہی خدا چاہتے ہیں ہم

ہر مرحلہ پہ فضلِ خدا ہے ہمارے ساتھ
اُس کا کرم اُسی کی رضا چاہتے ہیں ہم

ہم احمدی ہیں، خدمتِ خلقِ خدا ہے کام
ہر اک کے درد دُکھ کی دوا چاہتے ہیں ہم

نورِ محمدی سے جہاں جگمگا اُٹھے
بس اب یہی بصدق وصفا چاہتے ہیں ہم

پیشِ نظر ہے اُسوۂ ختم الرسل سدا
مہدیٔ حق سا راہنما چاہتے ہیں ہم

آئے کبھی نہ گلشنِ اسلام پر خزاں
تا حشر اب چمن یہ ہرا چاہتے ہیں ہم

ہے کام جن کا ہم پہ سدا کذب و افترا
اُن پر بھی مہر ولطف وعطا چاہتے ہیں ہم

تبلیغِ دینِ مصطفوی ہو نگر نگر
دُنیا میں صدق جلوہ نما چاہتے ہیں ہم

"اے بے خبر بخدمتِ قرآں کمر ببند"
خدمت یہی سدا بخدا چاہتے ہیں ہم

یا ربّ نہ بند ہو کبھی وحیٔ محمدی
درتیری رحمتوں کا کھلا چاہتے ہیں ہم

بھُولے نہ جس سے ہم کو کبھی مقصدِ حیات
اے ساقیا وہ جامِ بقا چاہتے ہیں ہم

صدیق صاف گوئی کو اپنی بُری نہ مان
ہر بات میں ترا ہی بھلا چاہتے ہیں ہم

صدیق امرتسری
محمد صدیق
سنگاپور

مرکزی تعلیم القرآن کلاس میں احمدی طالبات کی شرکت

الوداعی تقریب میں حضرت سیّدہ ام متین صاحبہ کی قیمتی نصائح

امسال نظارت اصلاح وارشاد کے زیر انتظام منعقد ہونے والی مرکزی تعلیم القرآن کلاس میں قریباً ۶۰ مقامی طالبات کے علاوہ بہت سی ایسی لڑکیوں نے بھی شمولیت اختیار کی جو مغربی پاکستان کے طول وعرض سے قرآن کریم کا علم حاصل کرنے کی خاطر صدر لجنہ حضرت سیّدہ ام متین صاحبہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے مرکز احمدیت میں پہنچی تھیں۔

راولپنڈی۔ لاہور۔ پشاور۔ لائلپور۔ مردان۔ منڈی بہاؤالدین جہلم کھاریاں۔ گوجرانوالہ۔ کاموکی۔ سیالکوٹ ڈسکہ۔ چک ۹۸ ضلع سرگودہا اور چک ۱۶۲ ضلع بہاولنگر کی الم نمائندہ لجنات کلاس میں شامل ہوئیں۔ یہ تعداد گذشتہ برس کی نسبت قریباً دوچند ہے۔ خدا کرے کہ ہر آنے والا سال گذشتہ کی نسبت کئی گنا زیادہ کامیابیوں کا حامل ہو۔ آمین

کلاس کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطاب کے ساتھ مورخہ ۲ جولائی ۱۹۶۶ء کو صبح سات بجے مسجد مبارک میں ہوا تھا۔ اس کے بعد ۳ جولائی سے لیکر ۳۱ جولائی تک صبح ۷ بجے سے ۱۱½ بجے تک ہر روز کلاس منعقد ہوتی رہی۔ جس میں تمام طالبات بڑے ذوق و شوق اور گہری دلچسپی سے شامل ہوتی رہیں۔

نصاب:۔

جیسا کہ الفضل میں شائع ہو چکا ہے طے شدہ پروگرام کے مطابق اس ایک ماہ میں قرآن کریم کے آخری دس پارے (یعنی سورۃ العنکبوت سے لیکر سورۃ والناس تک) مختلف علماء سلسلہ نے باترجمہ وباتفسیر پڑھائے ریاض الصالحین جلد اول مکمل اور جلد دوم تقریباً نصف پڑھائی گئی۔ قرآن کریم اور احادیث النبی کے درس کے علاوہ مختلف علماء دین نے اہم موضوعات پر ۲۲ عالمانہ لیکچر دئے جو طلباء اور طالبات کے علم میں مثبت اضافہ کا باعث ہوئے۔ ہر لیکچر اپنی نوعیت میں خاص اہمیت رکھتا تھا موضوعات کا انتخاب اتنا اعلیٰ تھا کہ تقریباً ہر مذہب اور فرقہ کا بنیادی علم باحسن طریق سے ہمارے ذہنوں میں بٹھا دیا گیا۔ لڑکیوں نے صدر محترمہ کی اقتداء میں بڑی باقاعدگی سے ان لیکچروں کو سنا اور مکمل نوٹس تیار کئے۔

متفرق پروگرام

مقررہ نصاب کے علاوہ بعض اور متفرق پروگرام بھی ہوئے۔ مثلاً حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی تقریر "درّ مکنون" کا مکمل ریکارڈ سنایا گیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بعض تقادیر کے کچھ حصے سنائے گئے۔ تحریک جدید کی طرف سے کلاس میں شامل ہونے والی تمام طالبات کو سلائیڈز دکھانے کا انتظام دوبار لجنہ ہال میں کیا گیا۔

الوداعی تقریب

مورخہ ۳۰ جولائی ۱۹۶۶ء کو شام ۵ بجے لجنہ مرکزیہ کی طرف سے باہر سے آنیوالی تمام طالبات کو اور مقامی طالبات کو دعوت عصرانہ دی گئی۔ جس میں حضرت سیّدہ ام متین صاحبہ مدظلہا العالی۔ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ اور حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بھی شامل ہوئیں۔

کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جو امۃ الودود راولپنڈی نے کی۔ نظم کے بعد صدر محترمہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا العالی کا روح پرور خطاب شروع ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ماہ تک مرکز میں رہ کر قرآن کریم سیکھنے کی توفیق آپ کو عطا فرمائی ہے میری دعا ہے کہ اب اس علم کو صحیح طریق سے بروئے کار لانے کی بھی توفیق وہ آپ کو عطا کرے۔

قرآن کو صرف سن یا پڑھ لینا ہی کافی نہیں ہوتا جب تک اس کے مطابق عمل نہ کیا جائے ...... اللہ تعالیٰ کی پیشگوئی کے مطابق یہی وہ کتاب ہے جو تا ابد پڑھی جائے گی اور بار بار پڑھی جائے گی اور جو قومیں اس پر عمل کریں گی ان کا نام آسمان پر عزت کے ساتھ لکھا جائے گا ...... صحابہ کرام نے جو ترقی کی وہ صرف قرآن کے ذریعہ ہی قرآن کو ہاتھ میں لے کر وہ نکلے تو ملک پر ملک فتح کرتے چلے گئے۔ اور قوموں کی قومیں ان کی مطیع ہوتی چلی گئیں۔

پس میری عزیز بچیو۔ تمہیں بھی چاہیئے کہ قرآن پڑھو۔ فہم و تدبر کے ساتھ پڑھو۔ اس میں جن امور پر عمل کرنے کے لئے کہا گیا ہے اُن پر عمل کرو اور جن سے باز رہنے کی تاکید کی گئی ہے اُن سے حتی الوسع باز رہو۔

آپ نے فرمایا کہ سوچنے کے باوجود مجھے یہ بات کبھی سمجھ میں نہیں آئی کہ ہماری بعض لڑکیاں جو فلسفہ اور دیگر مضامین کی بڑی بڑی کتب رٹ لیتی ہیں۔ اگر کالج میں منعقد ہونے والے مباحثوں میں حصہ لینے کو کہا جائے تو لمبی لمبی تقریریں بھی زبانی یاد کر لیں گی۔ لیکن قرآن کریم کی طرف توجہ نہیں کرتیں۔ حالانکہ یہی وہ کتاب ہے جس کا پڑھنا بھی آسان ہے اور اس پر عمل کرنا بھی آسان۔ ضرورت ہے صرف توجہ کی۔ ذوق کی۔ شوق کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے حال ہی میں قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ سیکھنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ قرآن کریم کی تعلیم کا مرکزی نقطہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا ہے لیکن ایمان کا ذکر کبھی اکیلا نہیں آتا بلکہ اعمال صالحہ کے ساتھ اور اعمال صالحہ وہی کہلاتے ہیں جو مناسب حال اور وقت کے مطابق ہوں۔

پس میری عزیز بچیو۔ خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہنے ہی میں فلاح و کامیابی ہے اور ایسا کر کے ہی تم اعمال صالحہ بجا لاسکتی ہو۔ پس آؤ اور امام وقت کے ہر حکم کے سامنے گردن جھکا دینے کا عزم کرو اور اس وقت تک چین نہ لو جب تک تم اس کتاب مقدس کا علم حاصل نہ کر لو۔

کلاس کے افتتاح کے روز حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے دس علوم کا ذکر کیا تھا اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا تھا کہ طلباء اور طالبات قرآن کریم کی تفسیر سیکھتے وقت یہ سوچا کریں کہ فلاں آیت کس علم کے ساتھ تعلق رکھتی ہے ـــ اگر ابھی آپ نے ایسا نہیں کیا تو میں پھر سے توجہ دلاتی ہوں کہ دہرائی کرتے وقت ضرور فہم و تدبر سے کام لینا چاہیئے۔ تقریر کے آخر میں حضرت سیدہ موصوفہ نے فرمایا کہ میں باہر سے آنیوالی تمام لڑکیوں کو یہ نصیحت کرتی ہوں کہ وہ دینا سے ہاکر اپنی خدمات انہی اپنی مدد کر کے شر کر دیں۔ پہلے ناظرہ پڑھانے کے لئے محنت کریں اور پھر اگر پڑھا سکیں تو باترجمہ کی طرف توجہ دیں۔ نیز اور بھی جو کچھ آپ نے یہاں پر سیکھا ہے اسے دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کریں۔ اور کوشش کریں کہ آئندہ سال بھی ضرور اس کلاس میں شامل ہوں تا قرآن کریم کا دور پورا ہو جائے اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

حضرت سیدہ محترمہ کے اس خطاب کے بعد امۃ الودود راولپنڈی نے الوداعی نظم جو اس موقعہ کے لئے محترم قاضی ظہور الدین صاحب اکمل نے لکھ دی تھی خوش الحانی سے سنائی۔

آخر میں حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا العالی نے اجتماعی دعا کرائی جسکے ساتھ ہی یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

بعض اہم خصوصیات

اس کلاس میں شامل ہونے والی طالبات کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطبات سننے کے علاوہ دوبار حضرت اقدس سے ملاقات کا شرف بھی حاصل ہوا۔ پھر ایک اہم خصوصیت اس کلاس کی یہ تھی کہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا العالی نے بنفس نفیس بلاناغہ اس میں شامل ہو کر اور گہری دلچسپی لے کر اس کی رونق کو دوبالا کیا۔ ہر روز طالبات آپ کی صحبت سے فیضیاب ہوتیں ـــ پھر اگر کلاس کے دوران کوئی بات کسی کی سمجھ میں نہ آتی۔ تو آپ خود شام کو علیحدہ لڑکیوں کی کلاس لے کر ہر چھوٹے سے چھوٹے نکتہ کو وضاحت سے سمجھاتیں۔ کبھی کبھی جو کچھ ہم نے سنا ہوتا اس کا زبانی ٹیسٹ بھی ہو جاتا۔ جس سے سارے نصاب کی دہرائی ہو جاتی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی غیر موجودگی میں امیر مقامی محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے تربیتی تقاریر کا ایک سلسلہ شروع کیا تھا۔ یہ تقاریر ہر روز بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں ہوتی رہیں۔ یہ تقاریر بھی لڑکیوں نے گہری دلچسپی کے ساتھ سنیں اور ان سے مستفید ہوئیں۔

الغرض یہ تعلیم القرآن کلاس اول تا آخر انتہائی کامیاب رہی۔ بڑے ہی پاکیزہ ماحول میں ہمارے شب و روز گزرے۔ خدا کرے ہر سال ایسی کلاسز منعقد ہوتی رہیں۔ اور ہم لجنہ آپ کی خواہش کے مطابق زیادہ سے زیادہ تعداد میں ان سے فائدہ اٹھاتی رہیں۔ آمین۔

(امۃ المالک بنت ملک عبد الحمید صاحب راولپنڈی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

خدام الاحمدیہ کے اعلانات

امتحان وظائف اطفال الاحمدیہ

شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ہر سال اطفال کا ایک انعامی امتحان لیا جاتا ہے جس میں اول اور دوم آنے والے اطفال کو دس دس روپے ماہوار کے تعلیمی وظائف ایک سال کے لئے دئے جاتے ہیں۔ گذشتہ سال ان ہر دو تعلیمی وظیفوں کے لئے نصر اللہ خان ولد مکرم ماسٹر سعد اللہ صاحب اور محمد نصر اللہ ارشد ولد مکرم محمد عبد اللہ صاحب مجلس ربوہ کو مستحق قرار دیا گیا ہے اس امتحان کے لئے حسب ذیل شرائط ہیں۔

۱۔ اس امتحان میں صرف وہ اطفال شریک ہو سکیں گے۔ جو اطفال الاحمدیہ کے چاروں امتحانات یعنی (۱) ستارہ اطفال (۲) ہلال اطفال (۳) قمر اطفال (۴) بدر اطفال پاس کر چکے ہیں۔

۲۔ ایک طفل یہ وظیفہ صرف ایک مرتبہ ہی حاصل کر سکے گا۔ وظیفہ حاصل نہ کرنے کی صورت میں دوبارہ امتحان میں شریک ہو سکے گا۔

۳۔ یہ امتحان ہر سال ماہ اگست کے آخری عشرہ میں ہوا کرے گا۔

۴۔ تینوں پرچہ جات میں کامیاب ہونے والے اطفال کو ان کی کامیابی کی اطلاع قائد مقامی کی وساطت سے دی جائے گی۔ تا وہ تقریری اور انٹرویو کے لئے سالانہ اجتماع میں شامل ہو سکیں۔

امتحانات کا نصاب حسب ذیل ہے:۔

(۱) پہلا پرچہ ۔ ۱۰۰

ا ۔ نماز با ترجمہ ۔ ب ۔ قرآن پاک با ترجمہ پہلا پارہ ۔ ج ۔ نبراس المومنین (حفظ قرآن ۔ آخری پندرہ سورتیں اس کا امتحان انٹرویو کے ہمراہ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ہو گا)

(۲) دوسرا پرچہ

ا ۔ کشتی نوح ۔ ب ۔ سیرۃ سید الانبیاء از شیخ عبد القادر صاحب مربی سلسلہ ۱۰۰

ج ۔ سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ السلام از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

(۳) تیسرا پرچہ

ا ۔ کتابچہ عام دینی معلومات ۔ شائع کردہ مجلس الاحمدیہ مرکزیہ ۱۰۰

ب ۔ سال بھر کے تشحیذ الاذہان میں شائع ہونے والی معلومات

(۴) تقریر بر موقعہ سالانہ اجتماع ۳۰

(۵) انٹرویو بحفظ قرآن ۳۰

(۶) رپورٹ ناظم اطفال مقامی بوساطت مہتمم صاحب اطفال ۴۰

قائدین کرام کی طرف سے ابھی تک کوئی اطلاع نہیں آئی ۔ از راہ کرم فوری طور .... پر اطلاع دی جائے کہ کس قدر اطفال ان کی مجلس سے شریک ہو رہے ہیں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

امتحانات شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

خدام کے دینی علوم کے معیار کو بلند کرنے کے لئے ہر چہار معیار کے علیحدہ علیحدہ سالانہ امتحان کی بجائے چار کورسز مقرر کئے گئے ہیں۔ ہر خادم کے لئے ضروری ہے کہ باری باری ان میں شریک ہو۔ ان امتحانات کے لئے یہ نام تجویز کئے گئے ہیں۔ مبتدی ۔ مقتصد ۔ سابق ۔ فائق ۔ پچھلے سال "مبتدی" کا امتحان ہوا تھا جس کا نتیجہ مجالس کو بھجوایا جا چکا ہے ۔ جن خدام نے ابھی تک یہ امتحان پاس نہیں کیا وہ مبتدی کا امتحان امسال دیں۔

مبتدی کا نصاب حسب ذیل ہے۔

ا ۔ قرآن مجید پہلا پارہ مع ترجمہ نمبر ۴۰

ب ۔ حدیث شریف ۔ نبراس المومنین نمبر ۳۰

ج ۔ کشتی نوح ۔ احمدیت کا پیغام ۔ کتابچہ عام دینی معلومات شائع کردہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ نمبر ۳۰ کل نمبر ۱۰۰

جن خدام نے مبتدی کا امتحان پاس کر لیا ہے وہ اس سال "مقتصد" کا امتحان دیں گے

"مقتصد" کا نصاب حسب ذیل ہے۔

۱۔ قرآن کریم از سورۃ فاتحہ تا سورۃ آل عمران

۲ ۔ حدیث شریف ۔ احادیث الاخلاق ۔ شائع کردہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ

۳ ۔ کتب سلسلہ ۔ ۱ ۔ فتح اسلام ۔ ۲ ۔ سبز اشتہار ۔ ۳ ۔ ایک غلطی کا ازالہ ۔ ۴ ۔ الوصیت ۔ ۵ ۔ دعوۃ الامیر ۔ ۶ ۔ کتابچہ عام دینی معلومات شائع کردہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ

۴ یہ امتحانات ماہ ستمبر میں ہوں گے ۔ معین تاریخ کا اعلان عنقریب کر دیا جائے گا۔ قائدین کرام کوشش فرمائیں کہ خدام بکثرت ان میں شامل ہوں ——— یہ امر نوٹ فرما لیں کہ جن خدام نے ابھی تک "مبتدی" کا امتحان پاس نہیں کیا۔ انہیں مقتصد کے امتحان میں شامل نہ کیا جائے۔ ہاں البتہ مبتدی اور مقتصد کا امتحان اکٹھا دیا جا سکتا ہے۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ داخلہ کالج آف اینیمل ہسبنڈری لاہور کے پانچ سالہ بی ایس سی (اینیمل ہسبنڈری) ڈگری کورس فرسٹ ایر میں داخلہ کے لئے درخواستیں ۲۰/۸/۶۶ تک بنام پرنسپل ۔ انٹرویو ۲۲/۸/۶۶ اضلاع ڈیرہ غازی خان ۔ مظفر گڑھ ۔ کیمبل پور ۔ میانوالی ۔ راولپنڈی ۔ جھنگ ۔ جہلم کے لئے دو دو سیٹیں ریزرو۔

شرائط ۔ میٹرک سائنس سیکنڈ ڈویژن۔

فارم کے لئے رجسٹرڈ واپسی لفافہ میں ۵۰ پیسے کا پوسٹل آرڈر ارسال ہو۔ (پ ۔ ٹ ۶۶/۸/۷)

۲ ۔ داخلہ گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ خیرپور۔ سہ سالہ ڈپلومہ کورس میں داخلے کے لئے درخواستیں ۱۵/۸/۶۶ تک ۔ سیٹیں ۹۰

شرائط :۔ میٹرک ریاضی فزکس کیمسٹری ۔ ٹیکنالوجیز (۱) الیکٹریکل (۲) مکینیکل پراسپکٹس و فارم ۱۱"×۴½" سائز کا لفافہ ۷۵ پیسے کی ٹکٹوں والا بھیج کر طلب ہو

دو سالہ کورسز (۱) الیکٹریکل انجنیئرنگ پریکٹس } ایوننگ کلاسز
(۲) مکینیکل " "

شرائط : ایسے میٹرک جو سہ سالہ ڈپلومہ کورس میں نہ آسکیں دو سالہ کورسز کا پراسپکٹس ایک روپیہ میں علیحدہ (پ ۔ ٹ ۶۶/۸/۷)

۳ ۔ داخلہ گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ راولپنڈی کے سہ سالہ ڈپلومہ کورس درخواستیں مجوزہ فارم میں بنام پرنسپل ۱۵/۸/۶۶ تک بشمول دو واپسی بغیر ٹکٹ لفافوں کے ۔ تین پاسپورٹ سائز فوٹو مصدقہ گزیٹڈ افسر و کراسڈ پوسٹل آرڈر مالیتی دو روپے ۔ انتخاب بنا بر قابلیت ۔ سیٹیں ٹیلی ویژن میں ۲۰ ۔ باقی ہر ایک کے لئے ۴۰ ۔ ٹیکنالوجیز (۱) سول (۲) آٹوموبائیل و ڈیزل (۳) ڈرافٹنگ اینڈ ڈیزائن (۴) الیکٹریکل اے (۵) الیکٹریکل بی (۶) فاؤنڈری و پیٹرن میکنگ (۷) مشین شاپ (۸) مکینیکل (۹) میٹلرجی اینڈ ویلڈنگ (۱۰) ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ (۱۱) ریڈیو و الیکٹرانکس (۱۲) ٹیلی ویژن ۔۔۔ شرائط میٹرک ریاضی و سائنس

برائے ٹیلی ویژن سہ سالہ ڈپلومہ ریڈیو و الیکٹرانکس کسی منظور شدہ پولی ٹیکنک برائے سول ٹیکنالوجی میٹرک ریاضی سائنس و ڈرائنگ سیکنڈ ڈویژن شہداء و فوجیوں کے بچوں نیز آزاد کشمیر و شمالی علاقوں کے امیدواروں کے لئے سیٹیں ریزرو۔ (پ ۔ ٹ ۶۶/۸/۸)

(ناظر تعلیم)

جماعت احمدیہ کوٹ احمدیاں میں کامیاب جلسہ

جماعت احمدیہ کوٹ احمدیاں کا جلسہ مورخہ ۳۱/۷/۶۶ کو بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں زیر صدارت صدر صاحب جماعت منعقد ہوا ۔ کارروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی جو کہ منور احمد صاحب قائد مجلس نے کی بعدہٗ نظم محمد سعید صاحب نے خوش الحانی سے سنائی اس کے بعد مکرم ملک الطاف الرحمٰن صاحب نے "ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر جماعت کو اس کے فرائض کی طرف توجہ دلائی ۔ بعدہٗ چوہدری وزیر خان صاحب نے نماز باجماعت کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی ۔ حفیظ احمد نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ کا منظوم کلام سنایا اس کے بعد چوہدری عبد الرحمٰن صاحب نے برکات خلافت پر تقریباً ایک گھنٹہ تقریر کی ۔ آخر میں صدر صاحب نے مختصر سی تقریر کے بعد دعا کروائی ۔ اور جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا ۔ جلسہ میں مردوں کے علاوہ عورتوں نے بھی شمولیت کی ۔ (سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ کوٹ احمدیاں)

ہمدرد نسواں (اٹھرا کے گولیاں) دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس بیس روپے

لجنات اماء اللہ کے اعلانات:-

سیکرٹریان مال سے گذارش

ہمارا مالی سال ختم ہونے میں صرف ۲ ماہ باقی ہیں۔ اس لئے لجنات کی عہدیداران خصوصاً سیکرٹریان مال سے گزارش ہے کہ وہ اپنی جدوجہد کو تیز تر کر کے سال ختم ہونے سے پہلے اپنے بجٹ پورے کرنے کی کوشش کریں۔ ممبرات کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنے چندوں کی ادائیگی میں عہدیداران سے تعاون کریں۔

اپنے ممبری بجٹ بروقت پورا کر کے دیگر چندوں میں سبقت لے جانے والی لجنات کو سالانہ اجتماع کے موقع پر انعامات دیئے جاتے ہیں۔ چندہ سالانہ اجتماع بھی اب جمع ہو کر مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے تاکہ اجتماع کے انتظامات کے لئے بروقت کام میں لایا جا سکے یہ چندہ فی ممبر کم از کم آٹھ آنے ہے اس سے زیادہ دینے والے کی حیثیت پر منحصر ہے۔ خدا تعالےٰ ہم سب کو اپنے فرائض سمجھنے اور انہیں پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین (سیکرٹری لجنہ مرکزیہ ربوہ)

ناصرات الاحمدیہ کا امتحان

ناصرات الاحمدیہ کا سال رواں کا دوسرا امتحان ۲۵ ستمبر ۱۹۶۶ء کو ہو گا۔ چھوٹے گروپ یعنی ۸ سال سے ۱۱ سال کی بچیوں کے لئے راہ ایمان حصہ اول کا امتحان ہو گا۔ بڑے گروپ کے لئے پہلا سپارہ نصف با ترجمہ اور کتاب راہ ایمان کا مکمل امتحان ہو گا۔ بڑے گروپ کے لئے رسالہ تشحیذ الاذہان کا مطالعہ لازمی قرار دیا گیا ہے۔ ناصرات کی سیکرٹریوں کو یہ پرچہ منگوانا چاہیئے اور بچیاں اس کا مطالعہ جاری رکھیں۔ اجتماع کے موقع پر اس میں سے سوالات کئے جا سکتے ہیں۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اعلانِ نکاح!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۷ اگست ۱۹۶۶ء کو بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں میری پوتی عزیزہ قمر النساء کا نکاح عزیزم داؤد احمد صاحب آف نیروبی کے ساتھ بعوض ۵ ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

(خاکسار عبد الکریم ڈار ایسٹرن سائیکل کمپنی کچہری روڈ سیالکوٹ)

تصحیح ۲۹ جولائی ۶۶ کے شمارہ کے صفحہ ۶ پر ایک فہرست شائع ہوئی ہے اس کے شمارہ ۵۵ میں درست اندراج حسب ذیل ہے محترمہ مسز نسیم سعید صاحبہ ایم اے ۸ میکلیگن روڈ لاہور بجانب والد حضرت ڈاکٹر سید شفیع احمد صاحب محقق دہلوی مرحوم

(وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ)

دلفریب زیورات کا واحد مرکز

فرحت علی جیولرز دی مال لاہور فون ۲۶۲۳

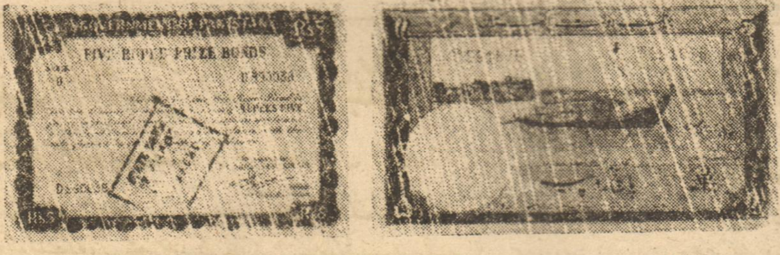

اب دیر نہ کیجیے!

گرانقدر انعامات

آپ کے منتظر ہیں!!

پانچ روپے کے انعامی بونڈ کی اگلی قرعہ اندازی ۱۵ ستمبر کو ہے۔ اس میں شرکت کے لئے یہ ضروری ہے کہ آپ ۱۳ اگست تک انعامی بونڈ خرید لیں۔

اب انعامات کی تعداد بھی تو بہت بڑھ گئی ہے۔ پہلے ۲۰۱ تھی۔ اب ہر سلسلے پر ۳۲۲۔ انعام دیئے جاتے ہیں! پانچ روپے والے انعامی بونڈ زیادہ سے زیادہ فوراً خرید لیجئے۔ اب آپ ہر سلسلے کے ہر بونڈ پر سال میں دس ہزار روپے سے پچاس روپے تک کی مالیت کے ۱۹۳۲ انعامات حاصل کر سکتے ہیں۔

انعامی رقم (فی انعام)	انعامات کی تعداد	
دس ہزار روپے	۱	۵ روپے والے انعامی بونڈ کے ہر سلسلے پر ۳۲۲ انعامات۔
دو ہزار روپے	۲	
ایک ہزار روپے	۳	
پانچ سو روپے	۱۶	
ایک سو روپے	۱۰۰	
پچاس روپے	۲۰۰	

انعامی بونڈ

ملک کی ترقی اور حفاظت کے لیے

تمام منظور شدہ بینکوں اور ڈاکخانوں سے ملتے ہیں

بچت کیجیے

PRESTIGE D.F.P.493/596

موجودہ دور کے تقاضوں سے آگاہ رہنے کے لئے ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کا باقاعدگی سے مطالعہ کیجیے

فضل عمر فاؤنڈیشن میں کارکنان صدر انجمن احمدیہ کے گرانقدر عطایا

صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے کارکنان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے معتدبہ تعداد ایسے اصحاب کی ہے جنہوں نے ایک ماہ کی تنخواہ کے برابر یا اس سے زیادہ رقم پیش کر کے فضل عمر فاؤنڈیشن میں حصہ لیا ہے۔ اور متعدد احباب نے اس سے کہیں بڑھ کر قابل رشک نمونہ پیش کیا ہے۔ چنانچہ تعلیم الاسلام ہائی سکول نظارت اصلاح و ارشاد اور الفضل کے سب کارکنان نے باستثناء چند ایک کے ایک ایک ماہ کی تنخواہ کا وعدہ کیا ہے ایسے ہی نصرت گرلز ہائی سکول اور جامعہ نصرت کی بہت سی کارکنات نے اور دیگر ادارہ جات کے بھی کئی کارکنان نے ایک ایک ماہ کی تنخواہ اس مبارک تحریک میں پیش کی ہے۔ ذیل میں ایسے کارکنان کے نام درج کئے جاتے ہیں جنہوں نے ایک ماہ کی تنخواہ سے زیادہ اور بعض نے تنخواہ سے دو تین گنا کا وعدہ کیا ہے۔

۱	محترم صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب (آنریری) ناظر اعلیٰ	ایک ہزار روپیہ (ادا کر دیا ہے)
۲	" صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر امور عامہ	پانچ ہزار روپیہ
۳	" چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر مع اہل و عیال	دو ہزار روپیہ
۴	" مولوی محمد عمر صاحب سندھی مربی سلسلہ احمدیہ	ایک ہزار روپیہ
۵	" چوہدری غلام رسول صاحب مینیجر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ	ایک ہزار روپیہ
۶	" مولوی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ	ایک ہزار روپیہ
۷	" صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ	ایک ہزار روپیہ
۸	" میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر دیوان، صنعت و تجارت مع بیگم صاحبہ	ڈیڑھ ہزار روپیہ
۹	" میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال آمد	ایک ہزار روپیہ
۱۰	" چوہدری فضل احمد خان صاحب اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری	ایک ماہ کی تنخواہ سے زائد
۱۱	" چوہدری ظہور الدین صاحب بابر کارکن دفتر بہشتی مقبرہ	ایک ماہ کی تنخواہ سے زائد
۱۲	" مولوی محمد جمیل صاحب کارکن دفتر محاسب	ایک ماہ کی تنخواہ سے زائد
۱۳	" خواجہ عبید اللہ صاحب نگران تعمیرات	ایک ہزار روپیہ (ادا کر دیا ہے)
۱۴	" چوہدری محمد صدیق صاحب ایم اے انچارج خلافت لائبریری	ایک ماہ کی تنخواہ سے زائد۔
۱۵	" مولوی نذیر احمد خان صاحب کارکن نظارت امور عامہ	ایک ماہ کی تنخواہ سے زائد۔
۱۶	" مولوی عبدالعزیز صاحب محتسب نظارت امور عامہ	ایک ماہ کی تنخواہ سے زائد۔
۱۷	" چوہدری علی اکبر صاحب نائب ناظر تعلیم	ایک ماہ کی تنخواہ سے زائد
۱۸	" قاضی محمد اسلم صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج	ایک ہزار روپیہ (ادا کر دیا ہے)
۱۹	" محمد اختر صاحب پہرہ دار خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ	ایک ماہ کی تنخواہ سے زائد۔
۲۰	محترمہ منیر شاہ پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ۔	ایک ماہ کی تنخواہ سے زائد
۲۱	محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب	ایک ہزار روپیہ
۲۲	" ملک حبیب الرحمٰن صاحب مینیجر تعلیم الاسلام ہائی سکول مع اہل و عیال	بارہ صد روپیہ

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

کوئٹہ اور کراچی کے انصار اللہ کے اجتماعات کی تاریخوں میں تبدیلی

انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ کوئٹہ میں انصار اللہ کا اجتماع انشاء اللہ العزیز ۲۰-۲۱ اگست کی بجائے ۲۷-۲۸ اگست کو اور کراچی میں انصار اللہ

کا اجتماع ۲۱، ۲۸ اگست

کی بجائے ۲۰، ۲۱ اگست کو منعقد ہو گا تاریخوں میں تبدیلی نوٹ کر لی جائے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مجالس خدام الاحمدیہ ضلع راولپنڈی کی تربیتی کلاس

مجالس خدام الاحمدیہ ضلع راولپنڈی کے زیر اہتمام تین روزہ تربیتی کلاس ۱۲-۱۳-۱۴ اگست کو مسجد نور راولپنڈی میں منعقد ہو رہی ہے پروگرام کے مطابق انشاء اللہ العزیز محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۱۲ اگست کو بعد نماز جمعہ کلاس کا افتتاح فرمائیں گے۔

ضلع راولپنڈی کی مجالس کے تمام خدام و اطفال سے درخواست ہے کہ وہ اس مبارک اجتماع میں ضرور شامل ہوں نیز دیگر احباب سے بھی درخواست ہے کہ وہ اس کلاس کو رونق بخشتے ہوئے خدام و اطفال کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

(قائد ضلع راولپنڈی)

بھارت نے ۶۰۰ ٹینک اور آواز سے تیز رفتار ۲۰۰ بمبار طیارے حاصل کر لئے

پاکستان کے لئے اپنے دفاع کو مضبوط بنانے کے سوا کوئی چارہ نہیں: وزیر خارجہ

کراچی ۱۱ اگست۔ وزیر خارجہ سید شریف الدین پیرزادہ نے بھارت کی خطرناک حد تک بڑھتی ہوئی جنگی تیاریوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ بھارت کے پڑوسیوں کے لئے اب اس کے سوا کوئی چارہ نہیں رہا ہے کہ وہ اپنے دفاع کے لئے مناسب تدابیر اختیار کریں۔ پاکستان اسلحہ بندی کی دوڑ میں حصہ لینے کی کوئی خواہش نہیں رکھتا لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ اس کی سلامتی کو جو زبردست خطرہ لاحق ہے اس کو نظر انداز بھی نہیں کیا جا سکتا۔

وزیر خارجہ کل شام ایک عصرانہ میں تقریر کر رہے تھے جو ان کے اعزاز میں کراچی میونسپل کارپوریشن نے دیا۔

بھارت کی جنگی تیاریوں کی تفصیلات بتاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بھارت کا جنگی بجٹ ۴۸-۱۹۴۷ء میں ۹۲ کروڑ تھا لیکن موجودہ مالی سال میں دس ارب روپے سے بھی بڑھ گیا ہے انہوں نے بتایا کہ بھارت ریزرو فوج بھی تیار کر رہا ہے جس کی تعداد اس سال جون تک ۱۸ لاکھ ہو گئی ہے۔ اس فوج کے اخراجات

کو جنگی بجٹ سے برداشت نہیں کیا جا رہا بلکہ اس کے لئے دوسرے ذرائع سے رقم حاصل کی رہی ہے

پیرزادہ صاحب نے کہا کہ ۱۹۶۲ء کے بعد سے چین کے حملہ کا ہوا کھڑا کر کے بھارت نے ٹینک، دور مار توپیں اور سپرسانک طیارے جمع کر لئے ہیں حالانکہ ان میں سے کسی ہتھیار کی چین کے خلاف کوئی ضرورت نہیں تھی۔ انھوں نے بتایا کہ جنگ کے بعد سے بھارت نے جنگی تیاریوں میں بے پناہ اضافہ کر دیا ہے۔ ایک کمیونسٹ ملک سے ۶۰۰ ٹینک، ۲۰۰ بمبار طیارے اور ۴۰۰ توپیں حاصل کر چکا ہے

اس کے علاوہ ٹینک لے جانے والی ۲۰۰ گاڑیاں بھی بھارت نے ایک مشرقی ملک سے حاصل کی ہیں

وزیر خارجہ نے بتایا کہ بھارت نے مغربی ملکوں سے آواز سے زیادہ تیز رفتار ۲۰۰ جیٹ طیارے حاصل کئے ہیں جو دور سے کنٹرول کرنے والے میزائل استعمال کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھارت کو مشرقی یورپ کے ملکوں سے آبدوز کشتیاں بھی ملنے والی ہیں۔ بحری فوج کے ۵۰ طیارے بھارت پہنچ چکے ہیں اور ساحل پر فوجیں اتارنے والا ایک بڑا جنگی جہاز بھی عنقریب بھارت کو ملنے والا ہے

آسام کے تین شہروں میں خونریز فساد، فوج طلب کر لی گئی

لاٹھی چارج اور فائرنگ سے ساٹھ افراد زخمی!

نئی دہلی ۱۱ اگست۔ آسام میں ڈبرو گڑھ کے بعد تین اور شہروں جورہاٹ، سیکم پور اور نوگام میں زبردست فسادات شروع ہو گئے ہیں۔ جورہاٹ میں ۲۷ گھنٹے کا کرفیو لگا ہوا ہے اور فوج کو طلب کر لیا گیا ہے کل شہر میں دس ہزار طلباء نے پریڈ کی اور "بے عنوان حکومت کو ختم کرو" "ہم روٹی چاہتے ہیں" اور اسی قسم کے دوسرے نعرے لگائے۔

مظاہرین نے پولیس پر پتھراؤ کیا اور تیزاب کے بھرے ہوئے بلب پھینکے۔ پولیس نے لاٹھی چارج کیا اور بعض بہت زیادہ متاثرہ علاقوں میں ہوائی فائرنگ کی ہنگاموں میں ۶۰ سے زائد افراد زخمی ہوئے جن میں ۲۵ پولیس والے بھی شامل ہیں۔ کئی بسیں اور موٹریں جلا دی گئیں متعدد سرکاری دفاتر کو آگ لگانے کی کوشش کی گئی اور اس کے نتیجہ میں سرکاری املاک کا بہت زیادہ نقصان ہوا۔